AL-AẒVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 34, Issue, 51 , 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت پرمحدثین کی بحث وتمحیص کاایک تحقیقی مطالعہ

Issue of Tābiy'yat' of Imām Abu Hanīfah: A Discussion amongst Muhaddiṯhīn

محمد ابراہیم*
ناصرالدین**

Abstract:
Among the different qualities of the imam one significant one is his stature as a "Tāb'i" (Companion of the companion). He is the only Jurist among the four Sunni Jurists who had the said privilege. This article investigates into the Imam's stature as a "Tāb'i" with special reference to opinions of specialists of Hadīth about his stature and position. Some of the narrators differ about Abu Hanīfah, but in this article it has been clarified that their differences are just about whether Abu Hanīfah narrated the hadīth from the Companions. As mentioned in this article, they have been convinced that Abu Hanīfah has seen companions of Holy Prophet (SAW).

Key Words: Imām Abu Hanīfah, Companionship of the Companions, Four Leaders of Islamic Law

تمہید:

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ علمی دنیا کی ایک ایسی ممتاز شخصیت ہیں کہ جنہیں بعض ایسی خصوصیات اورامتیازات حاصل ہیں جو انہیں معاصرین سے فوقیت عطا کرتی ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ وہ تاریخ ساز شخصیت ہیں جن کو ایک ہی وقت میں کئی علوم وفنون میں کمالِ مہارت حاصل تھی۔ آپ جہاں فقہ کے ایک مسلم امام ہیں اسی لمحے حدیث میں اپنی حیثیت سب سے جدا رکھتے ہیں۔ آپ اصول حدیث کے مجتہد ہیں وہیں پر آپ علم الکلام کے ماہر مانے جاتے ہیں ۔ غرض ان اوصاف کے علاوہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو ایک منفرد خصوصیت یہ حاصل ہے کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کا آخری زمانہ پایا اورتابعیت کے مرتبہ سے منور ہوئے۔ لیکن بعض ایسی روایات بھی ملتی ہیں جن سے امام صاحبؒ کے تابعی نہ ہونے پر استدلال کیا جاتاہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امام صاحبؒ کی تابعیت کے اثبات اور بطلان پر وارد روایات کا تحقیقی جائزہ لیا جائے جس سے امام ابوحنیفہؒ کی زندگی کا یہ پہلو بھی آشکارا ہو۔

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور، پاکستان
**ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ ودینیہ ، جامعہ ہزارہ، پاکستان

تابعیت کی فضیلت:

کسی بھی شخص کے لئے تابعی ہونا ایک اعزاز اورفضیلت کی بات ہے کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا١ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ[1]

''اورمہاجرین اورانصار میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے اورجنہوں نے نیکی کےساتھ اُن کی پیروی کی ، اللہ اُن سب سے راضی ہوگیا ہے، اوروہ اُس سے راضی ہیں اوراللہ نے اُن کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے - یہی بڑی زبردست کامیابی ہے ''

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ»[2]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں ، پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں ، پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان میں سے کسی کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہوگی اورکسی کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی-''

ایک اورحدیث میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طُوبَى لِمَنْ رَآنِي، وَمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي ثَلَاثًا»[3]

''رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا خوبی ہے اس شخص کے لئے جس نے مجھے دیکھا اورایمان لایا اورخوبی ہے اس شخص کے لئے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا''-

اس آیت اوراحادیث میں غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سابقیت، تقرب، رضاء الٰہی اور جنت میں داخلہ کا وعدہ ،وہاں ہمیشہ کے لئے رہنا ، فوزِ عظیم اوربہترین زمانہ کا ہونا یہ وہ خصوصیات اورفضائل ہیں جن کی بدولت تابعیت کا شرف مناقب کے باب میں ایک منفرد ، عظیم خصوصیت اورایک انتہائی قدر ومنزلت واعلیٰ مقام کی چیز بن جاتی ہے-

تابعی کون ہوتا ہے:

تابعی کی فضیلت جاننے کے بعد یہ امر ضروری ہے کہ اس کی وضاحت ہو کہ تابعی کا اطلاق کس پر ہوگا ، قرآن کریم کی محولہ بالا آیت سے یہ بات تو واضح ہے کہ صحابہ کرامؓ کی نیکی میں اتباع شرط لازم ہے البتہ اس کے ساتھ ساتھ تابعی کون ہوسکتا ہے؟ محدثین کرام کی اصطلاح میں تابعی کسے کہا جاتا ہے؟ اس کے لئے چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں:

❖ حافظ ابن صلاح ؒ فرماتے ہیں:

''قَالَ الْخَطِيبُ الْحَافِظُ: التَّابِعِيُّ مَنْ صَحِبَ الصَّحَابِيَّ. قُلْتُ: وَمُطْلَقُهُ مَخْصُوصٌ

بِالتَّابِعِ بِإِحْسَانٍ، وَيُقَالُ لِلْوَاحِدِ مِنْهُمْ: تَابِعٌ وَتَابِعِيٌّ. وَكَلَامُ الْحَاكِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرِهِ مُشْعِرٌ بِأَنَّهُ يَكْفِي فِيهِ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ الصَّحَابِيِّ أَوْ يَلْقَاهُ، وَإِنْ لَمْ تُوجَدِ الصُّحْبَةُ الْعُرْفِيَّةُ، وَالِاكْتِفَاءُ فِي هَذَا بِمُجَرَّدِ اللِّقَاءِ وَالرُّؤْيَةِ أَقْرَبُ مِنْهُ فِي الصَّحَابِيِّ، نَظَرًا إِلَى مُقْتَضَى اللَّفْظَيْنِ فِيهِمَا.[4]''

''خطیب کہتے ہیں جس شخص نے صحابی کی صحبت اٹھائی ہو وہ تابعی ہے۔ میں(ابن صلاح) کہتا ہوں کہ تابعی کا لفظ مطلق اس تابعی کے ساتھ خاص ہوگا جو صحابہ کی اچھی طرح اتباع کرے ان میں سے ایک کے لئے تابع اورتابعی دونوں لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ ابو عبداللہ الحاکم وغیرہ کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے تابعی ہونے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اس کو کسی صحابی سے سماع یا لقاء حاصل ہو، اگرچہ معروف صحبت نہ پائی جاتی ہو۔ اور ملاقات اوررؤیت (صرف دیکھنے) کے لحاظ سے صحابی اورتابعی کے الفاظ کے مقتضیٰ پر غور کیا جائے تو بہ نسبت صحابی کے تابعی کے بارے میں صرف لقاء اوررؤیت پر اکتفاء کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتاہے۔''

حافظ ابن صلاحؒ کی اس عبارت سے ان کا یہ موقف واضح ہوتا ہے کہ اُن کے نزدیک تابعی ہونے کے لئے فقط رؤیت کافی ہے یعنی اگر کوئی کسی صحابی کو صرف دیکھ بھی لے تو وہ تابعی ہوگا۔

❖ اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے مقدمہ ابن صلاحؒ کے شارح حافظ زین الدینؒ فرماتے ہیں:

''وفيه أمور أحدها أن تقديم المصنف كلام الخطيب في حد التابعی علی كلام الحاكم وغيره وتصديره به كلامه ربما يوهم ترجيحه على القول الذي بعده وليس كذلك بل الراجح الذي عليه العمل قول الحاكم وغيره في الإكتفاء بمجرد الرؤية دون اشتراط الصحبة وعليه يدل عمل أئمة الحديث مسلم بن الحجاج وأبي حاتم بن حبان وأبي عبد الله الحاكم وعبد الغنی بن سعيد وغيرهم[5]''

'' اس مقام پر چند امور قابلِ توجہ ہیں ان میں سے ایک مصنف کا تابعی کی تعریف میں خطیب کے کلام کو حاکم وغیرہ کے کلام سے پہلے لانا اوراپنی اس بحث کا آغاز (خطیب کے کلام سے) کرنے سے یہ وہم پیدا ہوسکتا ہے کہ اس (خطیب کے) قول کو بعد والے قول پر ترجیح حاصل ہے حالانکہ حقیقیت میں ایسا (کچھ بھی) نہیں بلکہ قول راجح جس پر عمل درآمد ہے وہ حاکم وغیرہ کا قول ہے کہ (تابعی ہونے کے لئے) مجرد رؤیت کافی ہے اورصحبت کی شرط نہیں ہے اوراسی پر ائمہ حدیث مسلم بن الحجاج، ابی حاتم ابن حبان، ابی عبداللہ الحاکم اورعبدالغنی بن سعید وغیرہ کا عمل بھی دلالت کرتا ہے۔''

شارح مقدمہ ابن صلاحؒ کی عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ قول صرف ابن صلاحؒ کا نہیں ہے بلکہ اس فن کے مستند ائمہ مسلم بن الحجاج، ابن حبان،حاکم اورعبدالغنی بن سعید کی رائے بھی یہی ہے ۔البتہ ابن حبان نے یہ شرط لگائی ہے کہ رؤیت ایسی عمر میں ہونی چاہئے جس میں وہ راوی اس حدیث کو یاد بھی کرسکے۔

❖ علامہ نوویؒ تابعی کی تعریف کے ذیل میں فرماتے ہیں:

قيل: هو من صحب الصحابي، وقيل من لقيه، وهو الأظهر.[6]

''کہا گیا ہے کہ تابعی وہ شخص ہے جس نے صحابی کی صحبت اٹھائی ہو اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ تابعی وہ ہے جس نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہواور یہی زیادہ ظاہر ہے''

اس عبارت میں علامہ نوویؒ نے تابعی کی بابت وارد شدہ تعریفات میں سے صرف لقاء ہی کو اظہر بتلایا ہے۔

❖ حافظ جلال الدین السیوطیؒ اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''(وَقِيلَ): هُوَ (مَنْ لَقِيَهُ) وَإِنْ لَمْ يَصْحَبْهُ كَمَا قِيلَ فِي الصَّحَابِيِّ، وَعَلَيْهِ الْحَاكِمُ. قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ: وَهُوَ أَقْرَبُ. قَالَ الْمُصَنِّفُ: (وَهُوَ الْأَظْهَرُ) . قَالَ الْعِرَاقِيُّ: وَعَلَيْهِ عَمَلُ الْأَكْثَرِينَ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ''[7]

''کہاگیا کہ تابعی وہ شخص ہے جس نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اگرچہ اس کی صحبت سے مستفید نہ ہوا ہو جیسا کہ صحابی کی تعریف میں کہاگیا ہے۔ یہی حاکم کی رائے ہے ۔ ابن صلاح نے کہا ہے یہی زیادہ قریب ہے ۔ مصنف نے بھی اسی کو زیادہ ظاہر بتایا ہے۔ عراقی نے کہا ہے کہ اہل حدیث (محدثین) میں سے اکثر کا اسی پر عمل ہے۔''

علامہ سیوطیؒ کی تصریح سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اہلِ فن کے نزدیک تابعیت کے لئے صرف رؤیت کافی ہے۔

❖ حافظ ابن حجرعسقلانیؒ فرماتے ہیں:

''التابعي، وهو من لقي الصحابي كذلك، وهذا متعلق باللقي، وهذاهو المختار خلافا لمن اشترط في التابعي طول الملازمة أو صحبة السماع أو التمييز.''[8]

''تابعی وہ شخص ہے جس نے اسی طرح صحابی سے ملاقات کی ہو اوریہی مذہب مختار ہے برخلاف ان لوگوں کے جو تابعی کے لئے طول ملازمت یا صحت سماع یا سن تمییز کو شرط قرار دیتے ہیں''۔

حافظ ابن حجرؒ کی اس عبارت سے ان کا موقف واضح ہوتا ہے کہ وہ بھی تابعیت کے لئے صرف لقاء کو کافی سمجھتے ہیں انہوں نے اسی کو راجح قراردیا بلکہ جن ائمہ نے سماع یا عمر میں سن تمییز کی قید لگائی ہے واضح طور پر ان کے موقف مرجوح قرار دیا ہے۔

❖ حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں:

(التابع اللَّاقِي لِمَنْ قَدْ صَحِبَا) النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَاحِدًا فَأَكْثَرَ، سَوَاءٌ كَانَتِ الرُّؤْيَةُ مِنَ الصَّحَابِيِّ نَفْسِهِ، حَيْثُ كَانَ التَّابِعِيُّ أَعْمَى أَوْ بِالْعَكْسِ، أَوْ كَانَا جَمِيعًا كَذَلِكَ ; لَصَدَقَ أَنَّهُمَا تَلَاقَيَا، وَسَوَاءٌ كَانَ مُمَيِّزًا أَمْ لَا، سَمِعَ مِنْهُ أَمْ لَا۔[9]

''تابع وہ ملاقات کرنے والا ہے ایک یا ایک سے زائد ان حضرات سے کہ جنہوں نے نبیﷺ کی صحبت اٹھائی ہو۔خواہ خود صحابی نے اس کو دیکھا ہو بایں طور کہ تابعی نابینا ہو یااس کے برعکس ہو کہ صحابی نابینا ہو یا دونوں نابینا۔ تب بھی یہ بات صادق آئے گی کہ انہوں نے باہم ملاقات کی ہے اورخواہ تابعی سن تمییز کو پہنچا ہو یا نہیں اورخواہ اس نے صحابی سے سماع کیا ہو یا نہیں۔''

مذکورہ عبارات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمہورائمہ اصول

حدیث کے نزدیک ثبوتِ تابعیت کے لئے مجرد کسی صحابی کی رؤیت کافی ہے۔ اس وضاحت کا یہ مطلب نہیں کہ تابعیت کے لئے صحابی کی صحبت کی شرط منقول نہیں ، بعض حضرات نے صحبت کی شرط لگائی ہے ، ان کے ہاں صحبت سے لغوی صحبت مراد ہوگی بصورت دیگر اکثر محدثین نے اس قول کو مرجوح قرار دیا ہے لہٰذا اس طرح کا قول میسر آنا اس تعریف کے منافی نہیں۔کیونکہ ائمہ نے صراحت کے ساتھ اس تعریف کو راجح قرار دے کر دوسرے اقوال کو مرجوح قرار دیا ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنویؒ فرماتے ہیں:

''ثم اعلم ان جمهور علماء اصول الحديث على ان الرجل بمجرد اللقى والرؤية للصحابى يصير تابعيا ولا يشترط ان يصحبه مدة ولاان ينقل عنه رواية بخلاف الصحابى فان بعض الفقهاء شرطوا فى كونهٖ صحابيا طول الصحبة او المرافقة فى الغزوة او الموافقة فى الرواية۔''[10]

''پھر واضح رہے کہ جمہورعلماء اصول حدیث اس طرف گئے ہیں کہ مجرد لقاء اوررؤیت صحابی سے تابعیت کا شرف حاصل ہوجاتا ہے اورتابعی ہونے کے لئے نہ صحابی کی صحبت میں کچھ مدت کےلئے رہنا شرط ہے اورنہ اس سے کسی روایت کا نقل کرنا ۔برخلاف صحابی کے کہ بعض فقہاء نے صحابی ہونے کے لئے طول صحبت یا کسی غزوہ میں رفاقت یاروایت میں موافقت کو شرط قراردیا ہے۔''

امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت اورائمہ محدثین ومؤرخین:

تابعیت کی جامع اورراجح تعریف کے بعد اس امر کے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ اصولِ حدیث کے اس متعینہ فیصلہ کی روشنی میں ، تابعی کی اس مسلمہ تعریف کے مطابق امام ابوحنیفہؒ شرفِ تابعیت کے حامل ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

اس سلسلے میں تین بنیادی ابحاث پیدا ہوتی ہیں:
امام ابوحنیفہؒ نے صحابہ کا زمانہ پایا یا نہیں۔
امام ابوحنیفہؒ نے کسی صحابی کو دیکھا یا نہیں۔
امام ابوحنیفہؒ کی کسی صحابی سے روایت ثابت ہے یا نہیں۔

ان تین ابحاث میں سے پہلی دو ابحاث کو تابعی ہونے کے لئے پایا جانا ضروری ہے جب کہ تیسرا امر کہ امام ابوحنیفہؒ کی کسی صحابی سے روایت ثابت ہے یا نہیں ، اس کا امام ابوحنیفہؒ کے تابعی ہونے کے لئے پایا جانا ضروری نہیں۔ اگر تیسراامر ثابت ہوجاتا ہے تو یہ امام ابوحنیفہؒ کی امتیازی خصوصیت میں اضافے کا باعث بنے گا لیکن اگر اس کا ثبوت نہ بھی ہو تو یہ امام ابوحنیفہؒ کے تابعی ہونے سے مانع نہیں ہوگا۔ اس لئے مقالہ ہذا میں صرف پہلے دو امور پر بحث کی جائے گی۔

امام ابوحنیفہؒ کی تاریخ پیدائش :

امام ابوحنیفہؒ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے حافظ ابن حجرؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے پوتے سے ان کی تاریخ پیدائش کے بارے میں روایت ذکر کی ہے:

''ويروي عن إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة قال نحن من أبناء فارس الأحرار ولد جدي النعمان سنة ثمانين''11

''اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ہم (اصلا) فارس کے آزاد گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اورمیرے دادا نعمان ۸۰ ہجری میں پیداہوئے۔''

امام ابوحنیفہؒ کی تاریخ پیدائش کے سلسلے میں یہی سن زیادہ مشہور ہے البتہ علامہ محمد زاہد الکوثریؒ کی رائے میں ۷۰ھ کی روایت کو ترجیح ہے انہوں نے اپنے کتاب ''تانیب الخطیب'' میں اس پر بہت سے دلائل وشواہد دیئے ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت پر محدثین ومؤرخین کے اقوال:

البتہ ۸۰ ہجری کا زمانہ بھی وہ زمانہ ہے جب بہت سے صحابہ کرام اس دنیا میں تشریف فرما تھے امام صاحب کی پیدائش ۸۰ ہجری میں اس بات کا امکان پیدا کرتی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی اس زمانے میں بقیدِحیات صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی ہو جو امام صاحبؒ کی پیدائش کے کئی سال بعد اس دینا سے رخصت ہوئے۔ چنانچہ اس بحث سے متعلق محدثین ومؤرخین کے اقوال نقل کیے جاتے ہیں جو نتیجہ کے لئے ممد ومعاون ثابت ہونگے۔

- محمد بن اسحاق المعروف بابن ندیمؒ فرماتے ہیں:

''وكان من التابعين لقي عدة من الصحابة وكان من الورعين الزاهدين''12

''امام ابوحنیفہؒ تابعین میں سے تھے متعدد صحابہ کرام سے ان کی ملاقات ہوئی، وہ بڑے متقی پرہیزگار تھے۔''

- امام ابن عبد البر المالکیؒ امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت سے متعلق لکھتے ہیں:

''قَالَ أَبُو عُمَرَ: ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ كَاتِبُ الْوَاقِدِيِّ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ''13

''ابو عمر کہتے ہیں کہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فرماتے ہیں امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انسؓ اورحضرت عبداللہ بن الحارث بن جزءؓ کو دیکھا ہے۔''

- علامہ شمس الدین ذہبیؒ اپنی مشہور کتاب تذکرۃ الحفاظ میں فرماتے ہیں:

''رأى أنس بن مالك غير مرة لما قدم عليهم الكوفة ''14

''امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انسؓ کی کئی مرتبہ زیارت کی جب حضرت انسؓ کوفہ تشریف لاتے۔''

- امام یافعی محدث شافعیؒ امام صاحبؒ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''توفي فقيه العراق الإمام أبو حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي، مولى بني تيم الله بن ثعلبة، ومولده سنة ثمانين، رأى أنساً''15

''فقیہ عراق امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ،کی وفات ہوئی ، آپ کی تاریخ پیدائش ۸۰ھ ہے آپ نے حضرت انسؓ کی زیارت کی ہے۔''

- حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں :

’’لأنه أدرك عصر الصحابة، ورأى أنس بن مالك‘‘[16]

’’امام ابوحنیفہؒ نے صحابہ کرامؓ کا زمانہ پایا اورحضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا۔‘‘

- حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

’’رأى أنسا‘‘[17]

’’امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انس ؓکو دیکھا ہے‘‘

- علامہ عینیؒ فرماتے ہیں:

’’ابْن أبي أوفى: اسْمه عبد الله ۔۔۔ وَهُوَ أحد من رَآهُ أَبُو حنيفَة من الصَّحَابَة‘‘[18]

’’امام ابوحنیفہؒ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کو دیکھا ہے۔‘‘

- امام ابن العماد حنبلیؒ فرماتے ہیں:

’’رأى أنسا وغيره‘‘[19]

’’امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انسؓ کو دیکھاہے اوران کے علاوہ دوسرے صحابہ کرامؓ کو بھی دیکھا ہے۔‘‘

- حافظ سمعانیؒ فرماتے ہیں:

’’وأبو حنيفة النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان التيمي الكوفي صاحب الرأى وإمام أصحاب الرأى وفقيه أهل العراق، رأى أنس بن مالك‘‘[20]

’’امام ابوحنیفہؒ نعمان بن ثابت بن نعمان بن المرزبان تیمی کوفی صاحب الرائے تھے اوراصحاب الرائے کے امام اورفقیہ عراق تھے۔ آپ نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے۔‘‘

- خطیب بغدادی امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں:

’’رأى أنس بن مالك‘‘[21]

’’امام ابوحنیفہؒ نے انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے‘‘۔

یہ دس ائمہ فن محدثین ومورخین کی شہادتیں ہیں (تلک عشرۃ کاملۃ)جن میں شافعی، مالکی اورحنبلی اہلِ علم بھی شامل ہیں ، ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابوحنیفہؒ سے رویت ثابت ہے اوروہ تابعی ہیں۔

حافظ ولی الدین عراقی کا فتویٰ ثبوت تابعیت کے باب میں:

حافظ ولی الدین عراقیؒ سے امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت کے بارے میں فتویٰ پوچھا گیا توانہوں نے اس کا تفصیلی جواب دیا جسے علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے ، علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں:

’’ووقفت علی فتیاً رفعت الی الشیخ ولی الدین العراقی صورتھا: ھل روی ابوحنیفہ عن احد من اصحاب النبیﷺ؟ وھل یعد ھو من التابعین أم لا؟ فأجاب بمانصّہ: الامام ابوحنیفہ لم یصح لہ روایۃ عن احد من الصحابہ وقد رأی انس بن مالک فمن یکتف فی التابعی بمجرد رؤیۃ الصحابی یجعلہ تابعیاً ومن لایکتف بذلک لایعدہ تابعیا‘‘[22]

’’مجھے ایک ایسے فتویٰ کے بارےمیں علم ہوا جو شیخ ولی الدین عراقی سے حاصل کیا گیا اوران سے پوچھا گیا کہ کیا ابوحنیفہؒ نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے روایت نقل کی ہے اوران کو تابعین مین شمار کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا : کہ امام ابوحنیفہؒ کا کسی صحابی سے روایت نقل کرنا

تو درست نہیں البتہ انہوں نے انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے ۔پس جو کوئی تابعی ہونے کے لئے صرف صحابی کے دیکھنے کو کافی سمجھتا ہے ان کو تابعی قراردیتا ہے اورجو فقط رؤیت کو کافی نہیں سمجھتا ان کو تابعی شمار نہیں کرتا۔''

حافظ ابن حجرؒ کا تفصیلی فتویٰ :

حافظ ابن حجرؒ سے بھی امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب دیا علامہ سیوطیؒ نے اسے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے ، علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں:

''ورفع السوال الی الحافظ ابن حجر ، فأجاب بما نصہ: ادرک الامام ابوحنیفہ جماعۃ من الصحابۃ لانہ ولد بمکۃ سنۃ ثمانین من الهجرة وبها یومئذ من الصحابۃ: عبداللہ بن ابی اوفی ؓ فانہ مات بعد ذلک بالاتفاق، وبالبصرۃ یومئذ انس بن مالک ومات سنۃ تسعین اوبعدھا۔وقد اورد بن سعد بسند لاباس بہ ان ابا حنیفہ رأی انسا وکان غیر ھذین فی الصحابۃ بعده من البلاد احیاء۔ وقد جمع بعضهم جزء فیما ورد من روایۃ ابی حنیفۃ عن الصحابہ لکن لا یخلو اسناد ھهنا من ضعف والمعتمد علی ادراکہ ماتقدم علی رؤیتہ لبعض الصحابہ ماورده ابن سعد فی الطبقات فهو بهذا الاعتبار من طبقۃ التابعین ولم یثبت ذلک لاحد من ائمۃ الامصار المعاصرین لہ کالاوزاعی بالشام والحمادین بالبصرۃ والثوری بالکوفۃ ومالک بالمدینۃ ومسلم بن خالد الزنجی بمکۃ واللیث بن سعد بمصر ۔واللہ اعلم ''[23]

''حافظ ابن حجرؒ سے یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ نے صحابہؓ کی ایک جماعت کو پایا ہے ۔اس لئے کہ وہ کوفہ میں ۸۰ ھ میں پیداہوئے اوروہاں اس زمانے میں صحابہؓ میں سے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ موجود تھے ان کا انتقال بالاتفاق اس کے بعد ہی ہوا ہے اوربصرہ میں انس بن مالکؓ تھے اوران کا انتقال ۹۰ ھ یا اس کے بعد ہوا ہے۔ ابن سعدؒ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے سند ایسی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ، کہ ابوحنیفہؒ نے حضرت انسؓ کو دیکھا اوران دونوں کے علاوہ بھی اس شہر میں بہت سے صحابہ کرامؓ حیات تھے۔ ان میں سے بعض حضرات نے ایسے رسالے بھی تصنیف فرمائے جن میں ان روایات کو جمع کیا جو امام صاحبؒ نے صحابہؓ سے روایت کی ہیں لیکن ان کی اسناد میں ضعف ہے ۔ قابلِ اعتماد بات یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے ان صحابہؓ کا زمانہ پایا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ۔ ابن سعدؒ نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ امام صاحب نے بعض صحابہؓ کو دیکھا ہے اس اعتبار سے وہ طبقہ تابعین میں سے ہیں۔ امام صاحب کے معاصرین جو دوسرے شہروں میں تھے جیسے امام اوزاعیؒ شام میں، حمادین بصرہ میں ، امام ثوریؒ کوفہ میں، امام مالکؒ مدینہ میں، مسلم بن خالد الزنجیؒ مکہ میں اورلیث بن سعدؒ مصر میں ان میں سے کسی کو تابعی ہونے کی فضیلت حاصل نہیں ۔ واللہ اعلم ''

ائمہ محدثین کی امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں اختلاف واتفاق کی حدود:

امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں تراجم ورجال کی کتابیں امام ابوحنیفہؒ کی تابیعت کے اثبات پر متفق ہیں اس سلسلہ میں ان کے درمیان اگر کوئی اختلاف

ہے تو صرف اس امر میں ہے کہ کیا امام ابوحنیفہؒ نے اصحاب النبیﷺ سے روایت بھی کی ہے یا نہیں۔

چنانچہ علامہ ابن البزاز کردری اپنی کتاب مناقب الامام الاعظم میں فرماتے ہیں:

''واتفق المحدثون علی ان اربعة من اصحاب رسول اللہ ﷺ کانوا علی عھدہ فی الاحیاء وان نازعوا فی روایتہ عنھم۔''[24]

''محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں چار اصحاب رسول اللہﷺ بقید حیات موجود تھے اگرچہ محدثین نے ان سے امام ابوحنیفہؒ کی روایت کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔''

علامہ احمد بن المصطفیٰ المعروف بطاش کبری زادہ اپنی کتاب مفتاح السعادة میں فرماتے ہیں:

''ومن جھات شرفہ انہ لیس بین الائمہ تابعي غیرہ وقد ذکر ابن الصلاح ان الامام مالکا من تبع التابعین واما ابوحنیفة فقد اتفق المحدثون علی ان اربعة من الصحابة کانوا علی عھد الامام فی الحیوة وان تنازعوا فی الروایة عنھم''[25]

''من جملہ فضائل امام ابوحنیفہ ایک یہ بھی ہے کہ ائمہ متبوعین میں سے آپ کے علاوہ کوئی تابعی نہیں ہے۔ ابن صلاح نے مام مالک کو بھی تبع تابعین ہی میں شمار کیا ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ سو محدثین اس پر متفق ہیں کہ امام صاحبؒ کے زمانہ میں چار صحابہ بقید حیات موجود تھے۔اگرچہ صحابہ سے امام صاحب کی روایت کے بارے میں اختلاف ہے۔''

ان عبارات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ائمہ فن کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ کا صحابہ کرامؓ سے روایت کرنے کے بارے میں اختلاف ہے لیکن ان کی رؤیت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔ اورتابعی کی راجح تعریف کے مطابق رؤیت صحابی کافی ہوتی ہے اس لئے امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت پر اختلاف نہیں ہے۔

طبقات ابن سعدؒ کی روایت اورموجودہ نسخے:

امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت کے باب میں حافظ محمد بن سعدؒ کی طرف منسوب ایک روایت مروی ہے جس کا متن یوں ہے:

''حدثنا الموفق سیف بن جابر قاضی واسط قال سمعت اباحنیفة یقول قدم انس بن مالک الکوفة ونزل النخع وکان یخضب بالحمرة وقد رأیته مراراً۔''[26]

''ہم سے موفق بن سیف بن جابر قاضی واسط نے بیان کیا کہ میں نے ابوحنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ کوفہ میں آئے اوربنو النخع میں اترے۔وہ سرخ خضاب لگاتے تھے اورمیں نے انہیں متعدد مرتبہ دیکھا ہے۔''

امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت پر دلالت کرتی یہ روایت موجودہ طبقات ابن سعدؒ کے نسخوں میں موجود نہیں ہے لیکن اس روایت کا حوالہ کئی معتبر ائمہ دیتے آئے ہیں جن میں سے صرف تین درج ذیل ہیں:

- حافظ ابن عبد البر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''قَالَ أَبُو عُمَرَ: ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ كَاتِبُ الْوَاقِدِيِّ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَأَى أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ''[27]

''ابو عمر کہتے ہیں کہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فرماتے ہیں امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انس اورحضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء ؓ کو دیکھا ہے۔''

حافظ ابن عبدالبرمالکیؒ نے حافظ محمد بن سعدؒ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی اوراس بات کی گواہی دی کہ حافظ محمد بن سعدؒ نے اسے روایت کیا ہے۔

- حافظ ذہبیؒ فرماتے ہیں:

''وكان من التابعين لهم إن شاء الله بإحسان، فإنه صح أنه رأى أنس بن مالك إذ قدمها أنس رضي الله عنه. قال محمد بن سعد: حدثنا سيف بن جابر، أنه سمع أبا حنيفة، يقول: رأيت أنسا رضي الله عنه''[28]

''ان شاء اللہ ابوحنیفہ تابعین میں سے ہیں کیونکہ یہ صحیح ہے کہ انہوں نے انس بن مالکؓ کو دیکھا ہے جب وہ (کوفہ)آئے تھے، محمد بن سعد کہتے ہیں کہ ہمیں سیف ابن جابر نے روایت کیا کہ انہوں نے ابوحنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے انسؓ کو دیکھا ہے''

حافظ ذہبیؒ نے حافظ محمد بن سعدؒ کی طرف سے مکمل روایت بیان کی ۔

- حافظ ابن حجرؒ اپنے تفصیلی فتویٰ میں حافظ ابن سعدؒ کی طبقات کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وقد اورد بن سعد بسند لاباس بہ... والمعتمد علی ادراکہ ماتقدم علی رؤیتہ لبعض الصحابہ ماأورده ابن سعد فی الطبقات فھو بھذا الاعتبار من طبقۃ التابعین''[29]

''ابن سعد نے ایسی سند سے ذکر کیا جس میں کوئی حرج نہیں.... قابلِ اعتماد بات یہ ہے کہ امام صاحب ؒ نے ان صحابہؓ کا زمانہ پایا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ۔ ابن سعدؒ نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ امام صاحب نے بعض صحابہ ؓ کو دیکھا ہے اس اعتبار سے وہ طبقہ تابعین میں سے ہیں۔''

تین جلیل القدر محدثین کرام کے بیانات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت سے متعلق روایت طبقات ابن سعدؒ میں موجود تھی اورسند کے اعتبارسے بھی مضبوط تھی لیکن موجودہ نسخوں میں اس کا نہ ہونا یہ ان نسخوں کی کمی اورنقص ہے اس سےاس روایت کی اصل پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔

نتائج البحث:

مذکورہ بالا ابحاث سے درج ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں:

- تابعی ہونا ایک وصفِ خاص اورممتاز شرف ہے۔
- جمہورمحدثین کرام کے ہاں تابعیت کے لئے صرف رؤیت شرط ہے۔
- تابعیت کی تعریف میں صحبت اورروایت کا قول مرجوح ہے۔
- امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں محدثین کرام کا روایتِ صحابہ میں اختلاف ہے۔
- امام ابوحنیفہؒ کی رؤیت صحابہؓ پر اتفاق ہے۔
- امام ابوحنیفہؒ تابعی ہیں۔
- امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت کا وصف معاصرین میں انہیں ممتاز کرتاہے۔
- امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت مالکی، شافعی اورحنبلی ائمہ حدیث کے ہاں بھی

مسلم ہے۔

- طبقات ابن سعدؒ میں امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت سے متعلق روایت اصل نسخے میں موجود تھی ۔ موجودہ نسخوں میں نہ ہونا اس کے منافی نہیں کیونکہ ائمہ حفاظ اس روایت کا حوالہ دیتے آئے ہیں۔
- طبقات ابن سعدؒ میں روایت کی سند حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک درست اورسقم سے پاک تھی۔

حواشی وحوالہ جات

1 القرآن، التوبہ: ۱۰۰

2 بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح بخاری، ج:۳،ص: ۱۷۱،دارطوق النجاۃ، الطبعہ الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

3 طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب ، المعجم الکبیر، ج:۲۲،ص:۲۰،المحقق: حمدی بن عبد المجید السلفی، الناشر: مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ

4 ابن صلاح، ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمن، مقدمہ ابن صلاح فی علوم الحدیث، ص: ۳۰۲،المحقق: نورالدین عتر، الناشر: دارالفکر بیروت، ۱۴۰۶ھ

5 زین الدین، عبدالرحیم بن حسین ، التقیید والإیضاح شرح مقدمة ابن الصلاح،ص:۳۱۷، ۳۱۸، المحقق: عبدالرحمن محمد عثمان، الناشر: محمد عبد المحسن الكتبي صاحب المكتبة السلفية بالمدينة المنورة، الطبعة: الأولى، 1389هـ/1969م

6 نووی، محیی الدین یحیی بن شرف النووی، التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير في أصول الحديث، ص:۹۴، المحقق: محمد عثمان الخشت،الناشر: دارالکتب العربی، بیروت، الطبعة الأولیٰ: ۱۴۰۵ھ

7 سیوطی،جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ج:۲،ص:۴۰۰، المحقق:ابوقتیبه نظر محمد الفاریابی، الناشر:دارطیبه

8 ابن حجرعسقلانی، احمد بن علی بن محمد، نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر، ص:۱۱۳، المحقق:نورالدین عتر، الناشر: مطبعة الصباح، دمشق، الطبعة الثالثة ۱۴۲۱ھ

9 سخاوی، ابو الخیر محمد بن عبدالرحمن، فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث للعراقی، ج:۳،ص:۱۳۵، المحقق: علی حسین علی، الناشر: مکتبۃ السنہ، مصر، الطبعة الاولیٰ: ۱۴۲۴ھ

10 لکھنوی، ابو الحسنات محمد عبدالحی،اقامۃ الحجۃ علی ان الاکثار فی التعبد لیس ببدعة، ص:۸۵، المحقق: عبدالفتاح ابوغدة، حلب

11 ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی ، تهذیب التهذیب، ج:۱۰،ص:۴۴۹،الناشر: مطبعہ دائرة المعارف النظامیہ، الهند، ۱۳۲۶ھ

12 ابن ندیم، ابو الفرج محمد بن اسحاق، الفهرست، ص:۲۵۱،المحقق: ابراهیم رمضان، الناشر: دارالمعرفۃ بیروت، لبنان، ۱۹۹۷ء

13 ابن عبدالبر، ابو عمر یوسف بن عبدالله بن محمد بن عبدالبر، جامع بیان العلم وفضلہ، ج:۱،ص:۲۰۳، المحقق: ابی الاشبال الزهیری،الناشر: دارابن الجوزی، المملكة العربية السعودية، الطبعة الاولیٰ:۱۴۱۴ھ ، ۱۹۹۴ء

14 ذہبی، شمس الدین ابو عبدالله بن احمد بن عثمان، تذکرة الحفاظ،ج:۱،ص:۱۲۶،الناشر: دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، ۱۹۹۸ء

15 یافعی،عبدالله بن اسعد بن علی، مرآة الجنان وعبرة اليقظان في معرفة ما يعتبر من حوادث الزمان،ج:۱،ص:۲۳۲، الناشر: دارالکتب العلمية بيروت لبنان، الطبعة الاولیٰ ۱۴۱۷ھ

16 ابن کثیر،ابو الفداءاسماعیل بن عمر ،البدایہ والنھایہ،ج۱۰،ص:۱۱۴،المحقق:علی شیری،الناشر:داراحیاء التراث العربی، ۱۳۰۸ھ
17 ابن حجر، تھذیب التھذیب، ج:۱۰،ص:۴۴۹
18 عینی، بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ،عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری،ج:۳،ص:۵۲، داراحیاء التراث العربی، بیروت
19 ابو الفلاح، عبدالحی بن احمد ، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، ج:۲،ص:۲۲۹، المحقق: محمود الارناؤوط، الناشر: دارابن کثیر: دمشق، بیروت۔ الطبعہ الاولیٰ: ۱۴۰۶ھ
20 سمعانی، عبدالکریم بن محمد ، الانساب،ج:٦،ص:٦۴، المحقق: عبدالرحمن بن یحیی المعلمی ، الناشر: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد، الطبعۃ الاولیٰ:۱۳۸۲ھ
21 خطیب بغدادی، ابو بکراحمد بن علی بن ثابت، تاریخ بغداد،ج:۱۵، ص:۴۴۴، المحقق: الدکتور بشارعواد معروف، الناشر: دارالغرب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۲ھ
22 سیوطی، جلال الدین بن ابی بکر ، تبییض الصحیفۃ، ص: ۳۴، المحقق: محمود محمد محمود حسن نصار، دارالکتب العلمیہ ، بیروت
23 سیوطی، تبییض الصحیفۃ، ص: ۳۴
24 ابن البزاز، حافظ الدین محمد بن محمد،مناقب الامام الاعظ للکردری، ج:۱،ص:۵، الناشر: مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ ، حیدرآباد دکن، انڈیا، الطبعہ الاؤلیٰ:۱۳۲۱ھ
25 طاش کبری زادہ، احمد بن المصطفیٰ، مفتاح السعادۃ،ج:۲،ص:٦۳، الناشر: حیدرآباد دکن
26 اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبدالقادر از علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی
27 ابن عبدالبر، ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر، جامع بیان العلم وفضلہ، ج:۱،ص:۲۰۳، المحقق: ابی الاشبال الزھیری،الناشر: دارابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ الاولیٰ:۱۴۱۴ھ ، ۱۹۹۴ء
28 ذھبی، شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان، مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ، ص:۱۴، المحقق: محمد زاھد الکوثری، الناشر: لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ، حیدرآباد دکن بالھند،الطبعۃ الثالثۃ: ۱۴۰۸ھ
29 سیوطی، تبییض الصحیفۃ، ص: ۳۴